نحو کلام میں جیسے نمک طعام میں

آسان نحو

اول

از
حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری
استاذ دار العلوم دیوبند

بکڈپو

النحو في الكلام كالملح في الطعام

آسان نحو

حصہ اوّل

از

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

اُستاذ حدیث دار العلوم دیوبند (یوپی)

ناشر

یحیٰ بکڈپو

۳۱۲۲، گلی سوشیلا، ترکمان گیٹ، دہلی-۶-

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! جب میں نے اپنے لڑکے احمد سلمہ کو حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب "علم النحو" پڑھانی شروع کی تو پہلی فصل پوری کرتے ہی میں نے محسوس کیا کہ بچہ ان مضامین کو برداشت نہیں کر پا رہا ہے۔ کیونکہ اردو میں لکھی گئی نحو کی کتابوں میں عام طور پر تدریج ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے، جب کہ یہ بات ضروری ہے۔

میں نے مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرت سری رحمہ اللہ کی "کتاب النحو" بھی دیکھی تو وہ اور بھی مشکل نظر آئی۔ اسلئے میں نے اپنے بچہ کی ضرورت سے "آسان نحو حصہ اول" مرتب کیا تاکہ بتدریج اس کو فن کی تعلیم دی جائے۔ اس رسالہ میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ بچے کے ذہن پر یکبارگی بہت زیادہ بوجھ نہ پڑجائے اور اس کو فنِ نحو بہت زیادہ مشکل نظر نہ آئے۔ چنانچہ ہر باب میں صرف ابتدائی ضروری باتیں اس رسالہ میں لی گئی ہیں۔ باقی باتیں حصۂ دوم کے لئے اٹھا رکھی ہیں ——— یہاں یہ بات بھی عرض ہے کہ بچوں کو علم نحو کی کتاب عربی زبان شروع کرتے ہی فوراً شروع نہیں کرانی چاہئے۔ عربی کی تعلیم القراءۃ (ریڈر) سے شروع کرانی چاہئے مثلاً منہاج العربیہ اول، دوم، پھر قصص النبیین اول، دوم پڑھانی چاہئیں، پھر جب بچے کو عربی کی شُد بُد ہو جائے تو آسان نحو حصہ اول شروع کرانا چاہئے۔ اس میں کل تینتیس سبق ہیں۔ یہ رسالہ زیادہ سے زیادہ دو ماہ میں پورا ہو جانا چاہئے۔ اساتذہ کو چاہئے کہ اسے خوب یاد کرائیں اور بقدر ضرورت ہی سمجھائیں، حواشی اساتذہ کے لئے ہیں۔ جب یہ حصہ خوب مضبوط ہو جائے تو حصہ دوم شروع کرائیں۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ سے سب بچوں کو نفع پہنچائیں۔ والسلام

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

خادم دار العلوم دیوبند

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا سبق

علم نحو کی تعریف:۔ علم نحو وہ علم ہے جس سے کلمات کو جوڑنے کا طریقہ معلوم ہو، اور ہر کلمہ کے آخری حرف کا اعراب معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ اس سے عربی زبان بولنے میں اور لکھنے میں غلطی کرنے سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔

لفظ:۔ جو بات بھی آدمی کے منہ سے نکلے۔

لفظ موضوع:۔ معنیٰ دار لفظ جیسے قَلَمٌ

لفظ مہمل:۔ بے معنیٰ لفظ جیسے دَیْزٌ (زید کا اُلٹا)

لفظِ موضوع کی دو۲ قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔

مُفرد:۔ وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنیٰ بتائے، جیسے قَلَمٌ

کلمہ:۔ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل اور حرف

اسم:۔ وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں آجائیں اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے قَلَمٌ۔ کِتَابٌ

فعل:۔ وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں آجائیں اور اس میں تین زمانوں[1] میں سے کوئی زمانہ پایا جائے جیسے کَتَبَ (لکھا اس نے گذشتہ زمانہ میں) یَکْتُبُ (لکھتا ہے وہ فی الحال یا لکھے گا وہ آئندہ زمانہ میں)

حرف:۔ وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئیں جیسے مِنْ (سے) فی (میں) اِلیٰ (تک) علیٰ (پر) جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملایا جائے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

---

[1] زمانے تین ہیں ماضی (گذرا ہوا) حال (موجود) اور مستقبل (آئندہ)

دوسرا سبق

اسم کی علامتیں چند یہ ہیں (۱) اس کے شروع میں اَلْ ہو، جیسے اَلرَّجُلُ (۲) اس پر حرف جر آئے جیسے فِی الْمَسْجِدِ (۳) اس پر تنوین آئے جیسے رَجُلٌ (۴) وہ مضاف ہو جیسے قلمُ قاسمٍ (۵) وہ مُسندالیہ[۱] ہو جیسے الْكِتَابُ جَدِیْدٌ

فعل کی علامتیں (۱-۳) اس پر قَدْ، سین اور سوف آئیں جیسے قَدْ ضَرَبَ (تحقیق مارا اس نے)، سَیَضْرِبُ (ابھی مارے گا)، سَوْفَ یَضْرِبُ (عنقریب مارے گا) (۴) اس پر جزم دینے والا حرف آئے جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس نے) (۵) اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل آئے جیسے كَتَبُوْا (لکھا انھوں نے)

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی علامتیں نہ پائی جائیں۔

اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جامد، مصدر اور مشتق۔

جامد:- وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو، نہ کوئی اور کلمہ اس سے بنے جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

مصدر:- وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرے الفاظ بنتے ہوں جیسے نَصْرٌ، ضَرْبٌ

مشتق:- وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، یہ پانچ[۲] ہیں۔ اسم فاعل، اسم مفعول اسم آلہ، اسم ظرف اور اسم تفضیل جیسے عَالِمٌ، مَعْلُوْمٌ، مِفْتَاحٌ، مَسْجِدٌ اور اَكْبَرُ

---

[۱] مسندالیہ وہ اسم ہے جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہو جیسے کتاب کی طرف نیا ہونا منسوب کیا گیا ہے پس الکتاب مسندالیہ ہے

[۲] یہ صرف مشہور اسمائے مشتقہ ہیں۔

تیسرا سبق

مرکب وہ بات ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔

مرکب مفید وہ بات ہے جس سے سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو جیسے حَسَنٌ حَاضِرٌ (حسن موجود ہے) اِیْتِ بِالْمَاءِ (پانی لاؤ) پہلے جملہ سے سامع کو حسن کے موجود ہونے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے پانی کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

فائدہ:۔ مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید وہ بات ہے جس سے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو جیسے قَلَمُ سَعِیْدٍ (سعید کا پین)

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ:۔ وہ جملہ ہے جس کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں اور یہ دو قسم پر ہے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ:۔ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو اور دوسرا جزء خواہ اسم ہو یا فعل جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اور زَیْدٌ قَامَ

جملہ فعلیہ:۔ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ

جملہ انشائیہ:۔ وہ جملہ ہے جس کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں جیسے اِیْتِ بِالْمَاءِ

مرکب غیر مفید کی چند قسمیں ہیں، اُن میں سے دو یہ ہیں۔

(۱) **مرکب اضافی**:۔ جس کا پہلا جزء مضاف اور دوسرا جزء مضاف الیہ ہو جیسے کِتَابُ قَاسِمٍ۔

(۲) **مرکب توصیفی**:۔ جس کا پہلا جزء موصوف اور دوسرا صفت ہو جیسے ثَوْبٌ جَمِیْلٌ

چوتھا سبق

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد۔ تثنیہ اور جمع

واحد:- وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رجلٌ (ایک مرد)

تثنیہ:- وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے جیسے رجلانِ (دو مرد)

جمع:- وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رجالٌ (بہت سے مرد)

تثنیہ بنانے کا قاعدہ:- واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور اور حالتِ نصبی وجری میں ی ماقبل مفتوح اور ن مکسور بڑھائی جائے جیسے رجل سے رجلانِ اور رجلَینِ

جمع کی دو قسمیں ہیں۔ جمع مکسّر اور جمع سالم

جمع مُکَسّر:- وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے۔ یہ جمع واحد میں تبدیلی کرنے سے بنتی ہے جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ

جمع سَالم:- وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی رہے۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سَالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں حالت رفعی میں واوَ ماقبل مضموم اور ن مفتوح اور حالتِ نصبی وجری میں ی ماقبل مکسور اور ن مفتوح بڑھائی جائے جیسے مُسْلِم کی جمع مسلمون اور مسلمین۔

جمع مؤنث سَالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں الف اور لمبی ت بڑھائی جائے جیسے مُسْلِمَةٌ کی جمع مُسْلِمَاتٌ

نوٹ

جمع بناتے وقت واحد میں سے تانیث کی علامت گول ۃ کو حذف کر دیں گے۔

پانچواں سبق

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں مذکر اور مؤنث

مذکر:۔ وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جاتی ہو، جیسے رجلٌ، فرسٌ، کتابٌ

مؤنث:۔ وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جاتی ہو جیسے طلحة،
تانیث کی تین علامتیں ہیں (۱) گول ۃ جیسے طلحة، قلنسوة
(۲) الف مقصورہ[له] جیسے صُغریٰ، کُبریٰ (۳) الف ممدودہ[له] جیسے حَمْرَاءُ بَیْضَاءُ

اور علامت پائے جانے کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں، مؤنث قیاسی اور مؤنث سماعی۔

مؤنث قیاسی:۔ وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو جیسے طلحة، صغریٰ، حمراء

مؤنث سماعی:۔ وہ ہے جس میں لفظوں میں تانیث کی علامت موجود نہ ہو مگر اہل زبان اس کو مؤنث مانتے ہوں جیسے اَرْضٌ۔ شَمْسٌ

چند مؤنث سماعی یہ ہیں:۔ (۱) وہ تمام اسماء جو مؤنث کے نام ہوں جیسے مریم۔
(۲) وہ تمام اسماء جو عورتوں کے لئے خاص ہوں جیسے اُمٌّ، اُخْتٌ
(۳) وہ تمام اسماء جو کسی شہر یا قبیلہ کے نام ہوں جیسے شام، مصر، قریش
(۴) انسان کے جو اعضاء ڈبل ہیں ان پر دلالت کرنے والے اسماء جیسے یَدٌ عین وغیرہ (مگر صُدْغ، مِرْفق، حَاجِبٌ اور خَدٌّ مؤنث نہیں ہیں)۔

له الف مقصورہ وہ الف ہے جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے۔
له الف ممدودہ وہ الف ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے۔

چھٹا سبق

تعیین اور عدم تعیین کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ اور نکرہ

معرفہ:- وہ اسم ہے جو متعین چیز پر دلالت کرے۔ یہ سات چیزیں ہیں۔

(۱) ضمیریں جیسے هُوَ، أَنْتَ، أَنَا وغیرہ

(۲) اَعلام (نام) جیسے زید، دهلی وغیرہ

(۳) اسمائے اشارہ جیسے هٰذا، ذٰلك وغیرہ

(۴) اسمائے موصولہ جیسے الّذی، الّتی وغیرہ

(۵) مُعرّف باللام یعنی وہ نکرہ جس کو اَلْ کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہو۔ جیسے الرجلُ۔

(۶) ہر وہ اسم جو مذکورہ بالا پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے کتابُه، قلم سعیدٍ، کتاب هٰذا، کُرّاسةُ الذی عندك، قمیص الرجل۔[1]

(۷) معرفہ بہ ندا یعنی جو پکارنے کی وجہ سے متعین ہوا ہو جیسے یا رجل۔

نکرہ:- وہ اسم ہے جو غیر متعین چیز پر دلالت کرے۔ جیسے فرس (کوئی گھوڑا)

نوٹ: معرفہ کی سات قسموں کے علاوہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔

---

[1] یہ مثالیں ترتیب وار ہیں، پہلی مثال میں کتاب کی اضافت ضمیر کی طرف ہے، دوسری مثال میں قلم کی اضافت علم کی طرف ہے۔ تیسری مثال میں کتاب کی اضافت اسم اشارہ کی طرف ہے، چوتھی مثال میں کُرّاسةُ کی اضافت اسم موصول مع صلہ کی طرف ہے اور آخری مثال میں قمیص کی اضافت معرّف باللام کی طرف ہے ۱۲

ساتواں سبق

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں معرب اور مبنی

معرب:- وہ کلمہ ہے جس کا آخری حرف عامل کے بدلنے کی صورت میں بدلتا رہتا ہو۔

عامل:- وہ ہے جس کی وجہ سے معرب کے آخر میں تبدیلی ہوتی ہے۔

اعراب:- وہ تبدیلی ہے جو معرب کے آخری حرف میں ہوتی ہے۔

محل اعراب:- معرب کا آخری حرف ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید معرب ہے اور جاء، رَاَیتُ اور ب (حرفِ جر) عامل ہیں اور زید پر رفع، نصب اور جر اعراب ہیں اور زید کی دال محل اعراب ہے۔

قاعدہ:- اسم معرب کے تین اعراب ہیں رَفعٌ، نَصَبٌ، اور جَرٌ اور جس اسم پر رفع ہو اس کو مرفوع اور جس پر نصب ہو اس کو منصوب اور جس پر جر ہو اس کو مجرور کہتے ہیں۔

مبنی:- وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہو، عامل کے بدلنے سے اس میں تبدیلی نہ آتی ہو جیسے جَاءَ هٰذَا، رَأَیْتُ هٰذَا، اور مررتُ بِهٰذَا ان مثالوں میں هٰذَا مبنی ہے۔

یہ شعر یاد کریں ؎

معربْ آں باشد کہ گردد بار بار
مبنی آں باشد کہ ماند برقرار[1]

---

[1] ترجمہ:- معربْ وہ کلمہ ہے جو بار بار گھومے یعنی بدلے ؛ مبنی وہ کلمہ ہے جو ایک حالت پر برقرار رہے ۱۲

آٹھواں سبق

مبنیات[۱] آٹھ ہیں ان میں سے ایک مضمرات یعنی ضمیریں ہیں۔

ضمیر:۔ وہ اسم ہے جو غائب یا حاضر یا متکلم پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ ضمیریں پانچ ہیں[۲]۔ مرفوع متصل، مرفوع منفصل، منصوب متصل منصوب منفصل اور مجرور متصل (مجرور منفصل کوئی ضمیر نہیں ہے)

(۱) مرفوع متصل:۔ وہ ضمیریں ہیں جو فاعل بنتی ہیں اور فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں۔ یہ چودہ ہیں۔

ضَرَبَ (میں ھو پوشیدہ) ضَرَبَا (میں الف تثنیہ) ضَرَبُوْا (میں واؤ جمع)

ضَرَبَتْ (میں ھی پوشیدہ) ضَرَبَتَا (میں الف تثنیہ) ضَرَبْنَ (میں نون جمع مؤنث)

ضَرَبْتَ (میں تَ مفتوح) ضَرَبْتُمَا (میں تما) ضَرَبْتُمْ (میں تُمْ)

ضَرَبْتِ (میں تِ مکسور) ضَرَبْتُمَا (میں تما) ضَرَبْتُنَّ (میں تُنَّ)

ضَرَبْتُ (میں تُ مضموم) ضَرَبْنَا (میں نا)

(۲) مرفوع منفصل:۔ وہ ضمیریں ہیں جو فاعل[۳] یا مبتدا بنتی ہیں اور فعل سے جدا آتی ہیں، یہ بھی چودہ[۴] ہیں۔

هُوَ، هُمَا، هُمْ ــ هِيَ، هُمَا، هُنَّ ــ اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ
اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ ــ اَنَا، نَحْنُ

---

[۱] مبنیات یہ ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارہ (۳) اسمائے موصولہ (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی (اس رسالہ میں صرف اوّل تین کو بیان کیا گیا ہے) [۲] حقیقت میں ضمیریں تین ہی ہیں (۱) مرفوع متصل یعنی ضرب، ضربا الخ (۲) مرفوع منفصل یعنی ھو، ھما الخ (۳) ہٗ، ھُمَا، ھُمْ الخ یہ ضمیریں جب فعل سے متصل آتی ہے تو منصوب متصل کہلاتی ہیں اور حرف جر سے یا اسم سے متصل آتی ہیں تو مجرور متصل کہلاتی ہیں اور جب ان کو منصوب منفصل بنانا ہوتا ہے تو اس کے شروع میں اِیَّا بڑھا دیتے ہیں [۳] ان ضمائر کو فعل سے علیحدہ نہیں لکھا جا سکتا [۴] جیسے هُوَ حَاضِرٌ میں ھو مبتدا ہے اور کتبتُ اَنَا میں اَنَا ضمیر فاعل تُ کی تاکید ہے اسلئے وہ بھی فاعل ہے ۱۲۔

(۳) **منصوب متصل**:- وہ ضمیریں ہیں جو مفعول بہ بنتی ہیں اور فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں۔ یہ بھی چودہ (۱۴) ہیں:-

ضَرَبَهٗ　ضَرَبَهُمَا　ضَرَبَهُمْ　ضَرَبَهَا　ضَرَبَهُمَا　ضَرَبَهُنَّ
ضَرَبَكَ　ضَرَبَكُمَا　ضَرَبَكُمْ　ضَرَبَكِ　ضَرَبَكُمَا　ضَرَبَكُنَّ
ضَرَبَنِىْ　ضَرَبَنَا

(۴) **منصوب منفصل**:- وہ ضمیریں ہیں جو مفعول بہ یا کوئی اور منصوب بنتی ہیں اور فعل سے جدا آتی ہیں۔ یہ بھی چودہ (۱۴) ہیں

اِيَّاهُ　اِيَّاهُمَا　اِيَّاهُمْ　اِيَّاهَا　اِيَّاهُمَا　اِيَّاهُنَّ
اِيَّاكَ　اِيَّاكُمَا　اِيَّاكُمْ　اِيَّاكِ　اِيَّاكُمَا　اِيَّاكُنَّ
اِيَّایَ　اِيَّانَا

(۵) **مجرور متصل**:- وہ ضمیریں ہیں جو حرفِ جر کے بعد آئیں تو مجرور اور کسی اسم کے بعد آئیں تو مضاف الیہ بنتی ہیں۔ یہ بھی چودہ (۱۴) ہیں۔

حرف جر کے بعد- لَهٗ　لَهُمَا　لَهُمْ　لَهَا　لَهُمَا　لَهُنَّ
لَكَ　لَكُمَا　لَكُمْ　لَكِ　لَكُمَا　لَكُنَّ　لِىْ　لَنَا

اسم کے بعد- كِتَابُهٗ　كِتَابُهُمَا　كِتَابُهُمْ　كِتَابُهَا　كِتَابُهُمَا　كِتَابُهُنَّ
كِتَابُكَ　كِتَابُكُمَا　كِتَابُكُمْ　كِتَابُكِ　كِتَابُكُمَا　كِتَابُكُنَّ　كِتَابِىْ　كِتَابُنَا

نواں (۹) سبق

دوسرا اسم مبنی اسمائے اشارہ ہیں

اسم اشارہ:- وہ اسم ہے جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بنایا گیا ہو
اسمائے اشارہ دو (۲) قسم کے ہیں ایک قریب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے

دوسرے دور کی طرف اشارہ کرنے کے لئے۔ اسمائے اشارہ قریب یہ ہیں۔

هٰذَا (واحد مذکر کیلئے) هٰذَانِ (تثنیہ مذکر کیلئے) هٰذِهٖ (واحد مؤنث کیلئے)

یہ ایک مرد　　یہ دو مرد　　یہ ایک عورت

هَاتَانِ (تثنیہ مؤنث کے لئے) هٰؤُلَاءِ (جمع مذکر و مؤنث کیلئے)

یہ دو عورتیں　　یہ سب مرد یا سب عورتیں

اسمائے اشارہ بعید یہ ہیں

ذٰلِكَ (واحد مذکر کیلئے) ذَانِكَ (تثنیہ مذکر کیلئے) تِلْكَ (واحد مؤنث کیلئے)

وہ ایک مرد　　وہ دو مرد　　وہ ایک عورت

تَانِكَ (تثنیہ مؤنث کیلئے) اُولٰئِكَ (جمع مذکر و مؤنث کے لئے)

وہ دو عورتیں　　وہ سب مرد یا سب عورتیں

قاعدہ:۔ (۱) اسم اشارہ سے جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو مُشَارٌ اِلَیْہ کہتے ہیں۔ (۲) اسم اشارہ اور مشار الیہ کا اعراب ایک[1] ہوتا ہے، البتہ اسم اشارہ پر اعراب ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہے۔

دسواں سبق

تیسرا اسم مبنی اسمائے موصولہ ہیں۔

---

[1] جیسے هٰذَا القلمُ نفیسٌ (یہ پین عمدہ ہے) ترکیب۔ هٰذا اسم اشارہ۔ القلمُ مشارٌ الیہ۔ اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مُبتدا، نفیسٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اس مثال میں هٰذا مرفوع ہے کیونکہ وہ مبتدا ہے۔ اسلئے القلم بھی مرفوع ہے کیونکہ وہ مشار الیہ ہے ۱۲

اسم موصول[۱]:- وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ ملے بغیر جملہ کا جزء نہ بن سکے جیسے جَاءَ الذی ضَرَبَکَ (وہ شخص آیا جس نے آپ کو مارا ہے) اس میں الذی اسم موصول ہے اور جملہ ضربک صلہ ہے اور موصول صلہ مل کر جاء کا فاعل ہیں۔

چند اسمائے موصولہ یہ ہیں

الذی (واحد مذکر کیلئے) اَلَّذَانِ/اَلَّذَیْنِ (تثنیہ مذکر کیلئے) اَلَّذِیْنَ (جمع مذکر کیلئے)
وہ ایک مرد جو کہ — وہ دو مرد جو کہ — وہ سب مرد جو کہ

اَلَّتِیْ (واحد مؤنث کیلئے) اَللَّتَانِ/اَللَّتَیْنِ (تثنیہ مؤنث کیلئے) اَللَّاتِیْ اَللَّوَاتِیْ (جمع مؤنث کیلئے)
وہ ایک عورت جو کہ — وہ دو عورتیں جو کہ — وہ سب عورتیں جو کہ

مَا (جو چیز) مَنْ (جو شخص) اَیٌّ (کیا چیز) اَیَّۃٌ (کیا چیز)

گیارہواں سبق[۲]

اسم مُعرب کی دو قسمیں ہیں منصرف اور غیر منصرف

مُنصرف:- وہ اسم ہے جس میں غیر منصرف ہونے کا سبب نہ پایا جاتا ہو جیسے رجل منصرف پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور تنوین بھی آسکتی ہے۔

غیر منصرف:- وہ اسم ہے جس میں مَنعِ صَرف کے نو اسباب میں سے دو سبب پائے جاتے ہوں یا ایک ایسا سبب پایا جاتا ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔ غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا، کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

---

[۱] موصول کے معنیٰ ہیں ملایا ہوا اور صلہ کے معنیٰ ہیں تتمہ، ضمیمہ، پس اسم موصول وہ اسم ہے جو تتمہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جز یعنی فاعل یا مفعول وغیرہ بنتا ہے ۱۲

[۲] یہ سبق ذرا لمبا ہے دو دن میں پڑھایا جائے۔

غیر منصرف کے نو اسباب یہ ہیں:۔ عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل اور الف نون زائدتان۔

عَدل:۔ یہ ہے کہ ایک اسم اپنے اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ کے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلا گیا ہو جیسے عَامِرٌ سے عُمَر بن گیا ہے، پس عُمَر میں عدل ہے۔

وَصف:۔ وہ اسم ہے جس کی اصل بناوٹ صفتی معنیٰ کے لئے ہو جیسے اَحْمَرُ (سُرخ)، اَسْوَدُ (سیاہ)۔

تانیث:۔ اسم کا مؤنث ہونا جیسے طلحۃ، زینب، حُبلیٰ، صَحْرَاء۔

مَعرفہ:۔ وہ اسم ہے جو کسی چیز کا نام ہو جیسے زینب۔

عُجمہ:۔ غیر عربی زبان کا لفظ ہونا جیسے ابراھیم۔

جمع:۔ یعنی منتہی الجموع کے وزن پر ہونا، یہ دو وزن ہیں مَفَاعِلُ جیسے مَسَاجد اور مفاعیل جیسے مفاتیح۔

ترکیب:۔ یعنی دو کلموں کو اضافت اور اسناد کے بغیر جوڑ دینا، جیسے بَعْلَبَکَّ (شہر کا نام)

وزنِ فعل:۔ یعنی اسم کا فِعل کے وزن پر ہونا جیسے اَحْمَدُ مضارع کے واحد متکلم کے وزن پر ہے۔

الف نون زائدتان:۔ یعنی کسی اسم کے آخر میں زائد الف اور زائد نون کا ہونا جیسے عثمان، نعمان۔

قاعدہ:۔ تانیث بالالف اور جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہیں۔

قاعدہ:۔ غیر منصرف پر جب اَلْ آئے یا وہ دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس پر حالتِ جرّی میں کسرہ آسکتا ہے جیسے ذهبتُ الی المقَابرِ

اور صَلَّیْتُ فی مَسَاجِدِ البَلَدِ۔

بارہواں سبق

مرفوعات: یعنی وہ اسماء جن کا اعراب رفع ہے وہ آٹھ ہیں۔ فاعل، نائب فاعل، مبتدا، خبر، حروف مشبہ بالفعل کی خبر، افعال ناقصہ کا اسم، مَا اور لَا مشابہ بِلَیْسَ کا اسم اور لائے نفی جنس کی خبر۔

فاعل:۔ وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل اس اسم کے ذریعہ وجود میں آیا ہو، جیسے قام زیدٌ میں زید فاعل ہے، کیونکہ اس کی طرف کھڑے ہونے کی نسبت کی گئی ہے اور کھڑا ہونا اس کے ذریعہ وجود میں آیا ہے۔

قاعدہ:۔ فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے جیسے قام زیدٌ اور کبھی ضمیر ہوتی ہے جیسے اَکَلْتُ (کھایا میں نے)

قاعدہ:۔ فاعل کبھی ضمیر بارز (ظاہر) ہوتی ہے جیسے اکلتُ اور کبھی ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے جیسے ضَرَبَہٗ میں فاعل ھُوَ ضمیر ہے جو پوشیدہ ہے۔

قاعدہ:۔ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد آئے گا جیسے ضَرَبَ الرجُلُ ضربَ الرجُلانِ ضربَ الرجَالُ۔

قاعدہ:۔ جب فاعل ضمیر ہو تو فعل، فاعل کے مطابق آئے گا یعنی واحد کے لئے واحد، تثنیہ کے لئے تثنیہ اور جمع کے لئے جمع جیسے الرَّجُلُ[1] ضَرَبَ، الرجلانِ ضربَا اور الرجَال ضربُوا[2]۔

---

[1] ترکیب:۔ الرجل مبتدا، ضرب فعل، ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر الخ

[2] اس تیسری صورت میں الرجَالُ ضَرَبَتْ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ جب فاعل، جمع مکسر کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو تو فعل کو جمع مذکر اور واحد مؤنث دونوں طرح لا سکتے ہیں۔

تیرہواں سبق

نائبِ فاعل:۔ وہ مفعول بہٖ ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت کی گئی ہو اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے اُکِلَ الْخُبْزُ (روٹی کھائی گئی) اس میں فاعل یعنی کھانے والے کا تذکرہ نہیں ہے، اس لئے یہ فعل مجہول ہے اور اَلْخُبْزُ نائب فاعل ہے جو حقیقت میں مفعول بہٖ ہے نائبِ فاعل کو مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ بھی کہتے ہیں یعنی ایسے فعل کا مفعول جس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا ہے۔

قاعدہ:۔ فعل کے واحد، تثنیہ اور جمع لانے میں نائب فاعل کا حکم فاعل کی طرح ہے[1]

مبتدا: جملہ اسمیہ کا پہلا جزء ہے جس سے بات شروع کی جاتی ہے، اور جس کے بارے میں کوئی اطلاع دی جاتی ہے جیسے نَسِیْمٌ نَائِمٌ (نسیم سویا ہوا ہے) اس میں نسیم مبتدا ہے کیونکہ اس سے بات شروع کی گئی ہے اور اس کے بارے میں سوئے ہوئے ہونے کی خبر دی گئی ہے —— مبتدا، کو مسند الیہ بھی کہتے ہیں۔

خبر:۔ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزء ہے جس کے ذریعہ مبتدا کے بارے میں کوئی اطلاع دی جاتی ہے اوپر والی مثال میں نائم خبر ہے کیونکہ اس کے ذریعہ نسیم کے بارے میں سوئے ہوئے ہونے کی خبر دی گئی ہے —— خبر کو مُسند بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ:۔ مبتدا، اور خبر کا عامل، عامل معنوی ہوتا ہے وہی دونوں کو رفع دیتا ہے

---

[1] جیسے ضُرِبَ الرجلُ، ضُرِبَ الرجُلانِ، ضُرِبَ الرجالُ۔ الرجل ضُرِبَ الرجلان ضُرِبا، الرجال ضُرِبُوا اور ضُرِبت۔

قاعدہ:۔ مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے جیسے اُوپر والی مثال میں نسیم معرفہ ہے اور نائم نکرہ ہے۔

چودہواں (۱۴) سبق

حُروفِ مشبّہ بالفعل چھ ہیں:۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ

یہ حروف جملہ اسمیہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ، عَلِمْتُ اَنَّ الرَّجُلَ نَائِمٌ، کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ، لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ۔ لٰکِنَّ الْاُسْتَاذَ شَفِیْقٌ، لَعَلَّ الْمُسَافِرَ قَادِمٌ۔

مَا اور لَا:۔ مشابہ[1] بہ لَیْسَ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے) ——— یہ شعر یاد کریں ؎

اِنَّ بَاَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ

ناصب اسمند و رافع درخبر، ضدّ ما و[2] لا،

لائے نفی جنس:۔ وہ لَا ہے جو نکرہ پر دَاخل ہو کر پُوری جنس کی نفی کرتا ہے یہ لا اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لَا رَجُلَ قَائِمٌ (کوئی بھی آدمی کھڑا نہیں ہے)

---

[1] یعنی فعل ناقص لَیْسَ کے جو معنیٰ ہیں اگر وہی معنیٰ مَا اور لَا کے ہوں تو وہ مشابہ بہ لَیْسَ ہیں اور ان کا عمل وہی ہے جو لَیْسَ کا ہے۔

[2] ترجمہ:۔ اِنَّ اَنَّ کے ساتھ (یعنی اَنَّ بھی) اور کَاَنَّ اور لَیتَ اور لٰکِنَّ اور لعل یہ چھ حروف اسم کو نصب اور خبر کو رفع دینے والے ہیں۔ مَا اور لَا کے برعکس یعنی یہ دونوں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

پندرہواں[۱۵] سبق

افعالِ ناقصہ تیرہ[۱۳] ہیں، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں:- کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ مَابَرِحَ، مَادَامَ، مَاانْفَکَّ، لَیْسَ، مَافَتِئَ اور مَازَالَ جیسے کَانَ اللّٰهُ[۱] عَلِیْمًا، صَارَ الدَّقِیْقُ خُبْزًا، اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا، لیس بکرٌ قَائِمًا (باقی مثالیں حصہ دوم[۲] میں آئیں گی)۔

یہ اشعار سمجھ کر یاد کریں ؎

اے عاقل[۲]! سیزدہ فعلند، کایشاں ناقصند	رافع اسمند و ناصب در خبر چو مَا و لَا،
کَانَ، صَارَ، اَصبَحَ، اَمسٰی و اَضحٰی، ظَلَّ، بَاتَ	مَافَتِیَٔ، مَادَامَ، مَاانفَکَّ لیس باشد از قفا
مَابَرِحَ، مَازَال[۳]، و افعالے کز ینہا مشتقند	ہر کجا بینی ہمیں حکم ست در جملہ روا

---

[۱] ترجمہ:- (۱) اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں (۲) آٹا روٹی ہو گیا (۳) زید مالدار ہوا (۴) بکر کھڑا نہیں ہے۔ [۲] ترجمہ- (۱) اے عقلمند تیرہ فعل ہیں کہ وہ افعال ناقصہ ہیں، وہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دینے والے ہیں مَا اور لَا (مشابہ بلیس) کی طرح (۲) کَانَ (تھا، ہے) صَارَ (ہوا)، اَصْبَحَ (صبح میں ہوا)، اَمْسٰی (شام کو ہوا) اضحٰی (چاشت کے وقت ہوا) ظَلَّ (دن بھر ہوا)، بَاتَ (رات بھر ہوا)، (اَصْبَحَ تا بَاتَ پانچ افعال صَارَ (ہوا) کے معنی میں بھی مستعمل ہیں)، مَافَتِئَ (نہیں رکا، نہیں بھولا، ہمیشہ کرتا رہا) مَادَامَ (جبتک رہا) مَاانْفَکَّ (جدا نہیں ہوا) لیس (نہیں ہے) ان کے بعد ہے۔ [۳] مَابَرِحَ (نہیں ہٹا، برابر رہا)، اور وہ افعال جو کہ ان سے مشتق ہوں (یعنی مضارع امر وغیرہ) جہاں بھی دیکھے تو یہی حکم سب میں جائز ہے (یعنی مشتقات کا بھی یہی عمل ہے)

قاعدہ:۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ سے جو افعال مشتق ہوں ان کا عمل بھی افعالِ ناقصہ ہی کی طرح ہے یعنی جو کَانَ کا عمل ہے وہی یَکُونُ اور کُنْ کا بھی ہے۔

سولہواں[۱۶] سبق

مَنصُوبات یعنی وہ اسماء جن کا اعراب نصب ہے وہ بارہ[۱۲] ہیں (۱) مفعول بہٖ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہٗ (۴) مفعول معہٗ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۹) مَا و لَا مشابہ بہ لیس کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) افعالِ ناقصہ کی خبر (۱۲) مستثنیٰ۔

ان میں سے چار (۸ تا ۱۱) کا بیان گذر چکا۔ باقی کی تفصیل یہ ہے۔

مفعول بہٖ:۔ وہ اسم ہے جس پر کام کرنے والے کا کام واقع ہوا ہو۔ جیسے اَکَلَ مُحَمَّدُ نِ الْخُبْزَ اس میں اَلْخُبْزَ مفعول بہٖ ہے کیونکہ اس پر کھانے کا فعل واقع ہوا ہے۔

مفعول مطلق:۔ وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور فعل کے ہم معنیٰ ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) اس میں ضَرْبًا مفعول مطلق ہے۔

قاعدہ:۔ مفعولِ مطلق تین مقاصد کے لئے آتا ہے۔

(۱) فعل کی تاکید کے لئے جیسے ضربتُ ضربًا (میں نے خوب مارا)

(۲) کام کی نوعیت بیان کرنے کے لئے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْعَالِمِ (میں عالم کی طرح بیٹھا)

(۳) کام کی تعداد بیان کرنے کے لئے جیسے جَلَستُ جَلْسَةً (میں ایک نشست بیٹھا)

سترہواں سبق

مفعول لہٗ: وہ اسم ہے جس کی وجہ سے کام کیا گیا ہو جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا[1] (میں نے اس کو سلیقہ سکھانے کے لئے مارا) اس میں تادیباً مفعول لہٗ ہے کیونکہ وہ فعل (مارنے) کی غرض ہے۔

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو واوَ بمعنیٰ مَعَ کے بعد آئے جیسے جَاءَ[2] قَاسِمٌ وَالْكِتَابَ (قاسم کتاب کے ساتھ آیا)

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جو اس زمانہ پر یا اس جگہ پر دلالت کرے جس میں کام ہوا ہو، جیسے صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ کے روزے رکھے) جَلَسْتُ خَلْفَكَ (میں آپ کے پیچھے بیٹھا)

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف زماں اور ظرف مکاں۔

ظرف زماں: وہ اسم ہے جو وقت پر دلالت کرے جیسے دَهْرٌ حِيْنٌ، يَوْمٌ، لَيْلٌ، شَهْرٌ، سَنَةٌ۔

ظرف مکاں: وہ اسم ہے جو جگہ پر دلالت کرے جیسے خَلْفٌ أَمَامٌ، دَارٌ، مَسْجِدٌ۔

فائدہ: کسی شاعر نے پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں جمع کیا ہے

---

[1] تادِیْبًا کا ترجمہ "سزا دینے کے لئے" بھی ہو سکتا ہے۔

[2] ترکیب:- جَاءَ فعل، قاسم فاعل واوَ حرف بمعنیٰ مع الکتاب مفعول معہ ۱۲

حَمِدتُ حَمْدًا حَامِدًا وَّحَمِیْدًا رِعَایَۃَ شُکْرِہٖ دَھْرًا مَدِیْدًا[1]

ترجمہ:۔ میں نے خوب تعریف کی حامد کی حمید کے ساتھ؛ اس کے شکر کی رعایت میں ایک لمبے زمانہ تک۔

اٹھارہواں سبق

حال:۔ وہ اسم ہے جو فاعل کی یا مفعول بہٖ کی یا دونوں کی صورتِ حال[2] بیان کرے جیسے جَاءَ سَلِیْمٌ رَاکِبًا، ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا، لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ اور فاعل و مفعول کو جن کی حالت بیان کی گئی ہے ذوالحال کہتے ہیں۔

قاعدہ:۔ ذوالحال اکثر معرفہ اور حال نکرہ ہوتا ہے اور اکثر مُفرد ہوتا ہے۔

قاعدہ:۔ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدّم کرنا واجب ہے جیسے لَقِیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا۔

قاعدہ:۔ حال کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے لَقِیْتُ[3] حَمِیْدًا وَّھُوَ جَالِسٌ، جَاءَ یَحْیٰی یَسْعٰی

---

[1] حمدًا مفعول مطلق حامدًا مفعول بہٖ واوٌ حرف بمعنی مع حمیدًا مفعول معہٗ رعایۃ شکرہٖ مرکب اضافی مفعول لہٗ دھرًا مدیدًا مرکب توصیفی مفعول فیہ ۱۲

[2] یعنی جس وقت کام ہوا اس وقت فاعل کی یا مفعول بہٖ کی یا دونوں کی صورتحال کیا تھی؟ مثلاً کھڑے تھے، بیٹھے تھے، سوار تھے، پیادہ تھے وغیرہ ۱۲

[3] ترجمہ (۱) میں نے حمید سے ملاقات کی درآں حالیکہ وہ بیٹھا ہوا تھا۔ (۲) آیا یحیٰی دوڑتا ہوا۔

انیسواں[19] سبق

تمیز:- وہ اسم ہے جو کسی مبہم چیز کی پوشیدگی کو دور کرے جیسے رأیتُ احدَ عشرَ[1] کوکبًا اس میں کوکبًا نے احدَ عشرَ کے ابہام کو دُور کیا ہے اور تمیز جس اسم کے ابہام کو دور کرتی ہے اس کو ممیِّز کہتے ہیں۔

قاعدہ:- تمیز، عدد[1]، وزن[2]، پیمانہ[3] اور پیمائش[4] کے ابہام کو دُور کرتی ہے جیسے رأیتُ احدَ عشرَ کوکبًا، اشتریتُ کیلُوْ سمْنًا، بِعتُ قفیزَیْنِ بُرًّا، وھبتُ جریبَیْنِ ارضًا (میں نے دو بیگے زمین بخشی)

مستثنیٰ[2]:- وہ اسم ہے جس کو ماقبل کے حکم سے حرفِ استثنا کے ذریعہ نکالا گیا ہو جیسے جاءَنی[3] القومُ اِلّا زیدًا۔

چند حروف استثنا، یہ ہیں:- اِلّا، غیرَ، سِوٰی

مستثنیٰ کی دو[2] قسمیں ہیں۔ متصل اور منقطع۔

مُستثنیٰ متصِل:- وہ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو جیسے جاءنی القومُ

---

[1] احد عشر ممیز کوکبًا تمیز، ممیز تمیز مل کر رأیتُ کا مفعول بہ۔ [2] استثناء مصدر ہے جس کے معنیٰ ہیں حکم سابق سے نکالنا۔ مستثنیٰ اسم مفعول ہے یعنی حکمِ سابق سے نکالا ہوا۔ مستثنیٰ منہ وہ سابق لفظ ہے جس میں سے کوئی چیز نکالی گئی ہو۔ اور حرف استثناء نکالنے کا حرف۔ کتاب کی مثال میں القوم مستثنیٰ منہ ہے زیدًا مستثنیٰ ہے اِلّا حرف استثناء ہے اور زید کو آنے کے حکم سے نکالنا استثناء ہے۔ ۱۲ [3] ترکیب جملہ فعل ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم مفعول بہ القومُ مستثنیٰ منہ اِلّا حرف استثناء زیدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر جاء کا فاعل الخ

اِلَّا زَیْدًا۔ اس میں زید، قوم میں داخل ہے۔

مستثنیٰ منقطع:۔ وہ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا اس میں حِمار، قوم میں داخل نہیں ہے۔

بیسواں سبق

مجرورات یعنی وہ اسماء جن کا اعراب جر ہے وہ دو ہیں۔ مضاف الیہ اور مجرور بہ حرفِ جر یعنی وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہونے کی وجہ سے زیر آیا ہے۔

مضاف الیہ:۔ وہ اسم ہے جس کی طرف کوئی بات منسوب کی گئی ہو جیسے قلمُ محمدٍ اس میں محمد کی طرف قلم منسوب کیا گیا ہے اس لئے وہ مضاف الیہ ہے۔

قاعدہ:۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں اور اردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔

قاعدہ:۔ مضاف پر اَلْ اور تنوین نہیں آتے۔

قاعدہ:۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کی حرکت عامل کے اختلاف سے بدلتی رہتی ہے۔

مجرور بہ حرفِ جر:۔ وہ اسم ہے جس پر حرفِ جر داخل ہونے کی وجہ سے زیر آیا ہو۔ حروفِ جر سترہ ہیں، جو اس شعر میں جمع ہیں۔ ۵

---

۵ اضافۃ (باب افعال) سے مضاف اسم مفعول ہے جس کے معنیٰ ہیں منسوب کیا ہوا اور مضاف الیہ کے معنیٰ ہیں۔ وہ اسم جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہو۔

۵　باءَ تاءَ کافُ ولامُ و واوُ منذُ مُذْ خلا
رُبَّ حاشا، مِنْ، عدا، فی، عَنْ، علیٰ، حتّیٰ، الیٰ

جیسے:- مررتُ[1] بالمسجد، تاللہِ لَاَکِیْدَنَّ أصنامکم، زیدٌ کالاسدِ، الحمدُ للہِ، واللہِ لاَفْعَلَنَّ کذا، سرتُ مِنَ الھندِ الی المدینۃِ، ھو فی البیتِ- سألتہ عَنِ الأمرِ-
(باقی مثالیں حصہ دوم میں آئیں گی)

اکیسواں سبق

توابع پانچ ہیں:- صفت، تاکید، بدل، عطف بہ حرف اور عطف بیان-

تابع:- وہ دوسرا اسم ہے جس پر وہی اعراب آئے جو پہلے اسم پر آیا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو جیسے- لَقِیْتُ رَجُلاً عَالِمًا میں عالمًا دوسرا اسم ہے اس پر وہی اعراب آیا ہے جو رجلاً پر آیا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہے کہ رجلاً عالمًا مرکب توصیفی مفعول بہ ہیں اس لئے عالمًا تابع اور رجلاً متبوع کہلاتا[2] ہے-

---

[1] ترجمہ (۱) میں مسجد کے پاس سے گذرا (۲) بخدا! میں تمہارے بتوں کی ضرور گت بناؤں گا- (۳) زید شیر کی طرح ہے- (۴) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں- (۵) بخدا! میں ایسا ضرور کرونگا (۶) میں نے ہندوستان سے مدینہ منورہ تک سفر کیا- (۷) وہ گھر میں ہے (۸) میں نے اس سے (فلاں) معاملہ میں دریافت کیا-

[2] اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں پس اگر دوسرے اسم کا اعراب بھی وہی ہو جو پہلے اسم کا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو- (باقی آئندہ صفحہ پر)

(۱) **صفت** وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی اچھی یا بُری حالت بیان کرے جیسے لقیتُ رجلاً عالمًا، قَابَلْتُ رَجُلاً لَئِیْمًا[1]

اس صورت میں متبوع کو موصوف اور تابع کو صفت کہتے ہیں۔

(۲) **تاکید:**۔ وہ دوسرا اسم ہے جو پہلے اسم کو پختہ کرے کہ سامع کو شک باقی نہ رہے۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں، تاکید لفظی اور تاکید معنوی۔

تاکیدِ لفظی:۔ پہلے ہی لفظ کو مکرر لانا ہے جیسے جَاءَ فَرِیْدٌ فَرِیْدٌ (فرید ہی آیا)

تاکیدِ معنوی:۔ وہ ہے جو چند خاص لفظوں کے ذریعہ لائی جائے اور وہ الفاظ یہ ہیں:۔ کُلٌّ، اَجْمَعُ، کِلَا، کِلْتَا، نَفْسٌ، عَیْنٌ وغیرہ جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ[2]، جَاءَ الرَّجُلَانِ کِلَاھُمَا، جَاءَتِ المرأتان کلتا ھمَا، جاء کمالُ نفسہٗ/عَیْنُہٗ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یعنی اگر پہلا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہو تو یہ دوسرا اسم بھی اسی حیثیت سے منصوب ہو تو پہلے اسم کو متبوع اور دوسرے اسم کو تابع کہتے ہیں اور تابع پانچ طرح کا ہوتا ہے —— اور اگر ایک اسم منصوب ہے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے اور دوسرا منصوب ہے حال ہونے کی وجہ سے تو یہ تابع متبوع نہیں کہلائیں گے کیونکہ اعراب کی جہت ایک نہیں رہی۔ ۱۲

[1] ترجمہ (۱) میں نے عالم شخص سے ملاقات کی۔ (۲) میں نے کمینہ آدمی سے ملاقات کی۔

[2] ترجمہ۔ پس سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا (یہ کلٌّ اور اَجْمَعُ دونوں کی مثال ہے)، دونوں ہی آدمی آئے۔ دونوں ہی عورتیں آئیں۔ کمال بذات خود آیا (نفسہٗ کی جگہ عینہٗ رکھنے سے دوسری مثال بن جائے گی۔)

بائیسواں[۲۲] سبق

(۳) **بدل**:۔ وہ دوسرا اسم ہے جو درحقیقت مقصود ہوتا ہے پہلا اسم مقصود نہیں ہوتا، پہلا اسم مُبْدَل منہ اور دوسرا[۲] اسم بدل کہلاتا ہے جیسے سُلِبَ[۵۱] زَیْدٌ ثَوْبُہٗ۔ اس میں ثَوْبُہٗ بَدَل ہے کیونکہ کپڑا ہی چھینا گیا ہے۔

(۴) **عطف بہ حرف**:۔ وہ دوسرا اسم ہے جو حرفِ عطف کے بعد آیا ہو اور پہلے اسم کے ساتھ حکم میں شریک ہو۔ پہلا اسم معطوف علیہ اور دوسرا اسم معطوف کہلاتا ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔

حروف عطف دس[۱] ہیں:۔ واوْ، ف، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، لَا، بَلْ اور لٰکِنْ (نون ساکن)

(۵) **عطف بیان**:۔ وہ دوسرا اسم ہے جو صفت نہ ہو اور پہلے اسم کی وضاحت کرے، جیسے قَالَ اَبُوْحَفْصٍ[۵۲] عُمَرُ (ابوحفص یعنی حضرت عمرؓ نے فرمایا) اُبوحفص آپ کی کنیت ہے مگر آپ کا نام زیادہ مشہور ہے، اسلئے اس کو عطف بیان لایا گیا ہے۔

تیئیسواں[۲۳] سبق

اسم معرب کا اعراب کبھی حرکت کے ذریعہ آتا ہے یعنی زبر، زیر، پیش کے ذریعہ اور کبھی حرف کے ذریعہ یعنی الف، واوْ اور یٓ کے ذریعہ، پھر

---

[۵۱] ترجمہ:۔ زید کا کپڑا چھینا گیا۔ اس میں زید جو پہلا اسم ہے وہ نہیں چھینا گیا بلکہ دوسرا اسم ثوبُہٗ چھینا گیا ہے پس پہلا اسم مبدل منہ اور دوسرا اسم بدل ہے اور دونوں مل کر نائب فاعل ہیں۔ [۵۲] ابوحفص مرکب اضافی متبوع، عمرؓ تابع عطف بیان۔ متبوع تابع مل کر قال کا فاعل ۱۲۔

اعراب کبھی لفظی ہوتا ہے یعنی لفظوں میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی تقدیری ہوتا ہے۔ یعنی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتا صرف مان لیا جاتا ہے۔

اسم معرب[1] کے اعراب کی نو صورتیں ہیں:۔

(۱) مفرد[2] منصرف صحیح، مفرد منصرف مانند صحیح اور جمع مکسر منصرف کا اعراب لفظی حرکت کے ذریعہ آتا ہے یعنی حالتِ رفعی میں پیش، حالتِ نصبی میں زبر اور حالتِ جرّی میں زیر آتا ہے۔

صحیح:۔ نحویوں کی اصطلاح میں وہ لفظ ہے جس کے آخر میں حرف علّت نہ ہو جیسے۔ رَجلٌ، وَعْدٌ، زَیْدٌ

مانند صحیح:۔ وہ اسم ہے جس کے آخر میں واو یا ی ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ (ڈول)، ظَبْیٌ (ہرن)، اس کا دوسرا نام جارِی مَجرٰی صحیح بھی ہے۔

مثالیں:۔ (۱) ھٰذا زَیْدٌ۔ رَاَیْتُ زَیْدًا۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، (مفرد منصرف صحیح)

(۲) ھٰذا دَلْوٌ / ظَبْیٌ۔ رَاَیْتُ دَلْوًا / ظَبْیًا۔ مَرَرْتُ بِدَلْوٍ / بِظَبْیٍ (مفرد منصرف مانند صحیح)

(۳) ھٰؤُلاءِ رِجَالٌ۔ رَاَیْتُ رِجَالاً۔ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ (جمع مکسر)

(۲) تثنیہ، مشابہ تثنیہ لفظاً یعنی اِثْنَانِ اور اثْنَتَانِ اور مشابہ تثنیہ

---

[1] اسم معرب کے اعراب کی یہ نو صورتیں بہت اہم ہیں، ان کو اتنا یاد کرایا جائے کہ خوب ذہن نشین ہو جائیں اور دوسری کتابوں میں ان کا اجراء کرایا جائے۔ اسی سے عبارت خوانی کی استعداد پیدا ہوگی۔ [2] مفرد (واحد) کا بیان سبق ۱۲ میں، منصرف کا بیان سبق ۱۱ میں اور جمع مکسر کا بیان سبق ۱۴ میں گذرا ہے۔

معنیً یعنی کلا اور کلتا (جب کہ[1] وہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں) کا اعراب بالحرف آتا ہے یعنی رفع الف سے اور نصب وجری ماقبل مفتوح سے جیسے جَاءَ رجلانِ / اثنان / کلاھما۔ رأیتُ رجلینِ / اثنَینِ / کلَیہِمَا۔ مررتُ برجُلینِ / باثنَینِ / بِکِلَیہِمَا۔

چوبیسواں سبق

(۳) جمع مذکر سالم اور مشابہ جمع لفظاً یعنی عِشرُونَ تا تِسعُونَ اور مشابہ جمع معنیً یعنی اُولو[2] کا اعراب بھی بالحرف آتا ہے یعنی رفع واو ماقبل مضموم سے اور نصب وجر یاء ماقبل مکسور سے۔ جیسے جَاءَ مُسلمُونَ / عِشرُونَ / اولو مالٍ۔ رأیتُ مُسلِمِینَ / عِشرِینَ / اُولی مالٍ۔ مَررتُ بِمُسلِمِینَ / بِعِشرِینَ / بِاُولِی مَالٍ

(۴) جمع مؤنث سالم کا اعراب حرکت سے آتا ہے رفع پیش سے اور نصب و جر زیر سے، جیسے جَاءَتنی مُسلِمَاتٌ۔ رَأیتُ مُسلِمَاتٍ۔ مررتُ بِمُسلِمَاتٍ۔

(۵) غیر منصرف کا اعراب بھی حرکت سے آتا ہے۔ رفع پیش سے اور نصب و جر زبر سے جیسے جَاءَ عُمَرُ، رَأیتُ عُمَرَ، مَرَرتُ بِعُمَرَ۔

(۶) اسمائے ستہ مکبرہ یعنی[3] اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ (دیور) ھَنٌ (شرمگاہ)

---

[1] جب کلا اور کلتا اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو اعراب بالحرکت آتا ہے مگر حرکت تقدیری ہوتی ہے جیسے جاءنی کِلَا الرجلینِ اور رَأیتُ کِلَا الرّجُلین اور مَرَرتُ بِکِلَا الرّجُلینِ۔ [2] اُولو جمع ہے ذُو کی جس کے معنیٰ ہیں "والا" جیسے اولو الالباب عقل والے۔ [3] اگر یہ چھ اسم مُصغّر ہوں تو اعراب حرکتِ ظاہری سے آئے گا، اسی طرح مفرد ہونا بھی شرط ہے اگر تثنیہ جمع ہوں گے تو تثنیہ جمع والا اعراب آئے گا۔

فَمٌ[1] (منہ)، ذُو (والا)۔ جب یہ چھ اسم ی متکلم کے علاوہ کسی اور کلمہ کی طرف مضاف[2] ہوں تو ان کا اعراب بالحرف آتا ہے، رفع واؤ سے نصب الف سے اور جر ی سے۔ جیسے ھٰذا ابُوكِ/ اخوكِ/ حموكِ/ هَنوكِ/ فوكِ/ ذومالٍ۔

رأیتُ اباكِ/ أخاكِ/ حماكِ/ هناكِ/ فاكِ/ ذامالٍ

مررتُ بابيكِ/ باخيكِ/ بحميكِ/ بهنيكِ/ بفيكِ/ بذی مالٍ

پچیسواں[25] سبق[3]

(۷) اسم مقصور[4] کا اور اُس اسم کا جو ی متکلم کی طرف مضاف ہو اعراب تقدیری ہوتا ہے یعنی تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر نہیں ہوتا جیسے:

جاءَ مُوسیٰ/ غلامِی۔ رأیتُ موسیٰ/ غلامی۔ مررتُ بموسیٰ/ بغلامی

(۸) اسم منقوص[5] کے دو اعراب تقدیری ہوتے ہیں یعنی رفع اور جر لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتے اور اس پر نصب لفظی آتا ہے جیسے:۔ جاءَ القَاضِیْ رأیتُ القَاضِیَ۔ مَرَرْتُ بِالقاضِیْ

---

[1] فَمٌ کے لئے شرط یہ ہے کہ آخر سے میم حذف ہو جائے تو یہ اعراب آئے گا۔

[2] اگر یہ چھ اسم بالکل مضاف نہ ہوں تو اعراب حرکتِ ظاہری سے آئے گا اور اگر ی متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگا جیسا کہ ساتویں قسم کا اعراب ہے [3] یہ سبق مختصر ہے لہٰذا پچھلے دو سبق ملا کر سنے جائیں تاکہ تمام اقسام خوب یاد ہو جائیں [4] اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جو کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا [5] اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں ی ماقبل مکسور ہو جیسے قاضی

(۹) جمع مذکر سالم کی جب ی متکلم کی طرف اضافت ہو تو رفع واو تقدیری سے اور نصب و جری ماقبل مکسور سے آتے ہیں جیسے ھٰؤلاءِ مُسْلِمِیَّ[۱] رأیتُ مُسْلِمِیَّ۔ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ[۲]

چھبیسواں[۲۶] سبق

ہر فعل عامل ہوتا ہے اور عمل کے اعتبار سے فعل کی دو[۲] قسمیں ہیں معروف اور مجہول

فعل معروف:۔ وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے اَکَلَ خَالِدٌ

فِعل مجہول:۔ وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے اُکِلَ الْخُبْزُ

پھر فعل معروف کی دو[۲] قسمیں ہیں لازم اور متعدی۔

فِعل لازم:۔ وہ فعل ہے جو فاعل سے پورا ہو جائے، مفعول کی اس کو حاجت نہ ہو جیسے جَلَسَ جَمِیْلٌ

فِعل متعدّی:۔ وہ فِعل ہے جو فاعل سے پورا نہ ہو، مفعول کی بھی اس کو حاجت ہو جیسے ضَرَبَ الْاُسْتَاذُ التِّلْمِیْذَ (استاذ نے شاگرد کو مارا)

قاعدہ:۔ فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا۔

---

[۱] مُسْلِمِیَّ کی اصل حالتِ رفعی میں مُسْلِمُوْنَ یَ ہے پہلے اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گرا تو مُسْلِمُو یَ ہوا پھر مَرْمِیٌّ کے قاعدے سے واؤ کو ی سے بدل کر ادغام کیا اور یؔ کی مناسبت سے لام کے پیش کو زیر سے بدلا تو مُسْلِمِیَّ ہوا۔

[۲] مُسْلِمِیَّ کی اصل حالت نصبی و جری میں مُسْلِمِیْنَ یَ ہے اضافت کی وجہ سے نون گرا کر ی کا ی میں ادغام کیا تو مُسْلِمِیَّ ہوا۔

قاعدہ: فعل معروف متعدی سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔ پانچ[۵] مفعولوں کو اور حال کو اور تمیز کو۔ اور فعل معروف لازم مفعول بہٖ کے علاوہ باقی چھ[۶] اسموں کو نصب دیتا ہے۔

قاعدہ: فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہٖ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولوں کو نصب دیتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیدٌ یَومَ الجُمُعَۃِ، اَمَامَ الاَمِیرِ، ضربًا شدیدًا فی دارہٖ، تادیبًا۔[۱]

ستائیسواں[۲۷] سبق

پانچ[۵] اسماء بھی فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: مصدر[۱]، اسم فاعل[۲]، اسم مفعول[۳]، صفتِ مشبّہ[۴] اور اسم تفضیل[۵]۔

(۱) **مصدر:** وہ اسم ہے جس سے تمام افعال نکلتے ہیں۔ یہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اگر اس سے نکلنے والا فعل لازم ہے تو مصدر صرف فاعل کو رفع دے گا اور اگر فعل متعدی ہے تو مصدر فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا۔ مگر اکثر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے اعجبنی قراءۃُ زیدٍ[۱] اور اعجبنی ضربُ زیدٍ عمرًا[۲]

---

[۱] ترجمہ:- زید مارا گیا، جمعہ کے دن، امیر کے سامنے، سخت مار، درآں حالیکہ وہ گھر میں تھا، سزا کے طور پر — زیدٌ نائب فاعل یومَ الجمعۃ مفعول فیہ زمان پر دلالت کرنے والا۔ امام الأمیر دوسرا مفعول فیہ مکان پر دلالت کرنے والا۔ ضربًا شدیدًا مفعول مطلق اور شدیدًا تابع صفت فی دارہٖ کائنًا سے متعلق ہو کر حال اور تادیبًا مفعول لہٗ [۲] ترجمہ (۱) مجھے زید کے پڑھنے نے حیرت میں ڈالا (۲) مجھے حیرت میں ڈالا زید کے مارنے نے عمر کو۔

(باقی بر ص ۳۲)

(۲) **اسم فاعل**:- وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل (کام) نیا قائم ہوا ہو جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) یہ بھی اپنے فعل معروف کے مانند عمل کرتا ہے[1] اور اکثر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے هُوَ[2] كَامِلُ الْجُوْدِ زَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ۔

اٹھائیسواں[۲۸] سبق

(۳) **اسم مفعول**:- وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل کا واقع ہونے کا تعلق ہو جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)

(بقیہ حاشیہ صـ۳۱) اعجب فعل ن وقایہ ی مفعول بہ قراءۃ مصدر مضاف زید فاعل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اعجب کا فاعل — ضرب مصدر مضاف زید فاعل مضاف الیہ عمرًا مفعول بہ مصدر مضاف اپنے فاعل مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر اعجب کا فاعل۔ ۳ـہ عُمَر (عین کا پیش) اور عَمرو (عین کا زبر) میں فرق کرنے کے لئے مفتوح العین کے بعد واؤ لکھتے ہیں۔ جو صرف علامت ہوتا ہے پڑھا نہیں جاتا جس طرح جمع کے واؤ کے بعد علامت کے طور پر الف لکھتے ہیں اور حالتِ نصبی میں واؤ نہیں لکھتے بلکہ الف لکھ کر تنوین پڑھتے ہیں اور علامت کی ضرورت اس لئے نہیں رہتی کہ عُمَر مضموم العین پر غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آتی ۱۲ — لـہ اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ کے عمل کرنے کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کا بیان حصہ دوم میں آئے گا لـہ (۱) وہ بڑا سخی ہے (۲) زید کا باپ کھڑا ہے۔ کامل اسم فاعل مضاف الجُوْدِ فاعل مضاف الیہ اسم فاعل مضاف اپنے فاعل مضاف الیہ سے مل کر ھو کی خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا — زیدٌ مبتدا قائم اسم فاعل ابوہ مرکب اضافی فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوا الخ۔

یہ اپنے فعل مجہول کے مانند عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور یہ بھی اکثر اپنے معمول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے جَاءَ رَجُلٌ مَقْطُوْعُ الْاَنْفِ[1] (نکٹا آیا)

(۴) **صفتِ[2] مُشَبَّہ**:۔ وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل مستقِل قائم ہو جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) یہ اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے جیسے جَاءَ[3] رَجُلٌ حَسَنٌ ثِیَابُہٗ (عمدہ کپڑوں والا آدمی آیا)

(۵) **اسم تفضیل**:۔ وہ اسم مشتق ہے جو دوسرے کی بہ نسبت معنیٰ فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے اَکْبَرُ مِنْ اَخِیْہِ (اپنے بھائی سے بڑا) یہ بھی اپنے فعل کے مانند عمل کرتا ہے اور اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے

(۱) مِنْ کے ساتھ جیسے اَکْبَرُ مِنْ اُخِیْہِ۔

(۲) اَلْ کے ساتھ جیسے جَاءَ زَیْدُ اِلْاَفْضَلُ۔

(۳) اضافت کے ساتھ جیسے ھُوَ اَفْضَلُ الْقَوْمِ

انتیسواں[۲۹] سبق

افعالِ مدح:۔ وہ افعال ہیں جن کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جاتی ہے۔

---

[1] رجلٌ موصوف مقطوع اسم مفعول مضاف الأنف نائب فاعل مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر جاء کا فاعل الخ [2] صفتِ مشبہ اور اسم فاعل میں بس اتنا فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت نئی (عارضی) قائم ہوتی ہے اور صفتِ مشبہ میں مستقل ہوتی ہے اور مُشَبَّہ کے معنیٰ ہیں مانند قرار دی ہوئی، یعنی اسم فاعل کے مانند ہونے کی وجہ سے یہ صفت عمل کرتی ہے۔ [3] حَسَنٌ صفت مُشبہ ثیابہٗ۔ مرکب اضافی فاعل۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر رجل کی صفت الخ۔

یہ دو[2] ہیں۔ نِعْمَ اور حَبَّذَا یہ دونوں اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں جیسے نِعْمَ الرجلُ عمروٌ۔ حَبَّذَا زیدٌ[1]۔

افعال ذم:- وہ افعال ہیں جن کے ذریعہ کسی کی برائی کی جاتی ہے یہ بھی دو[2] ہیں:- بِئْسَ اور سَاءَ یہ بھی اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے بِئْسَ الرّجلُ عمروٌ، سَاءَ الرّجل عَمرو[2]

فِعل تعجّب:- وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی بات پر حیرت ظاہر کی جائے۔ اُس کے دو[2] وزن ہیں مَا اَفْعَلَہٗ[3] اور اَفْعِلْ بِہٖ ہر ثلاثی مجرد سے انہی وزنوں پر فعل تعجب بنائیں گے۔ اور ضمیر کی جگہ اس کو لائیں گے جس پر حیرت ظاہر کرنی ہے جیسے مَا اَکْتَبَ زَیْدًا[4]، اَکْتِبْ بِزَیْدٍ، مَا اَجْمَلَ زَیْدًا، اَجْمِلْ بِزَیْدٍ۔

---

[1] ترجمہ (۱) عمرو بہت اچھا آدمی ہے (۲) زید بہت اچھا آدمی ہے۔ نِعْمَ فعلِ مدح الرجلُ فاعل عَمرو مخصوص بالمدح۔ حَبَّ فعل مدح ذا اس کا فاعل، زید مخصوص بالمدح۔

[2] دونوں مثالوں کا ترجمہ ہے عَمرو بُرا آدمی ہے اور عَمرو مخصوص بالذم ہے۔

[3] ترکیب ما مبتدا۔ اَفْعَلَ بروزن اَکْرَمَ فعل، ضمیر ھو مستتر فاعل ہٗ مفعول بہٖ فعل فاعل اور مفعول بہٖ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر۔ اَفْعِلْ بروزن اَکْرِمْ فعل امر بمعنیٰ فعل ماضی ب زائدہ۔ ہٗ فاعل ـــ ان دونوں وزنوں پر آنے والے ہر جملہ کی ترکیب اسی طرح ہو گی۔ [4] پہلے دو[2] جملوں کا ترجمہ ہے زید کیا ہی عمدہ لکھتا ہے اور دوسرے دو[2] جملوں کا ترجمہ ہے زید کیا ہی خوبصورت ہے۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر افعال سے فِعل تعجّب بنانے کا ایک معیّن قاعدہ ہے جو ان شاء اللہ حصہ دوم میں بیان کیا جائے گا۔

نواصبِ مُضارِع:۔ چار[1] حرف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اَنْ، لَنْ، کَیْ اور اِذَنْ جیسے اُرِیْدُ اَنْ اَقُوْمَ،[1] لَنْ یَذْهَبَ خَالِدٌ اجتهدتُ کَیْ اَفُوْزَ فِی الْاختبَار، اِذَنْ اَشْکُرُكَ اس شخص کے جواب میں جو کہے کہ اَنَا اُعْطِیْكَ مَالاً

یہ شعر یاد کریں ؎

اَنْ و لَنْ پس کَیْ، اِذَنْ ایں چار[2] حرف معتبر
نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضاء

تیسواں سبق

جوازِمِ مضارع:۔ پانچ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لَامِ امر اور لائے نہی، جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْكَ (اگر تو مجھ کو مارے گا تو میں بھی تجھ کو ماروں گا) لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اُس نے) لَمَّا یَضْرِبْ (اب تک نہیں مارا اُس نے) لِیَضْرِبْ (چاہیے کہ مارے وہ) لَاتَضْرِبْ (مت مار تو) یہ شعر یاد کریں۔ ؎

اِنْ و لَمْ، لَمَّا و لَامِ امر و لائے نہی نیز
پنج[3] حرف جازِم فعل اند ہر یک بے دغا

---

[1] ترجمہ:۔ (۱) میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ اس میں اَن مصدریہ ہے (۲) خالد ہرگز نہیں جائے گا۔ (۳) میں نے خوب محنت کی تاکہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤں (۴) تب تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ میں آپ کو بڑا مال دوں گا۔ [2] ترجمہ:۔ اَنْ اور لَنْ پھر کَیْ (اور) اِذَنْ یہ چاروں معتبر حروف، ہمیشہ یہ سب فعل مضارع کے نصب کا تقاضا کرتے ہیں [3] ترجمہ:۔ اِنْ، لَمْ، لَمَّا، امر کا لام اور نہی کا لا بھی، پانچ حروف فعل مضارع کو جزم دینے والے ہیں، ہر ایک بے کھٹک۔

حُروفِ عاطفہ: - وہ حروف ہیں جو کلمہ کو یا جُملہ کو دوسرے کلمہ سے یا جملہ سے جوڑتے ہیں جیسے جَاءَ زَیدٌ وَعَمروٌ اور جَاءَ زَیدٌ وَذَهَبَ عَمروٌ۔ حروف عاطفہ دس۱۰ ہیں جو پہلے سبق ۲۲ میں بیان کیے جا چکے ہیں۔

حُروفِ ایجاب: - وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مثبت جواب دیا جاتا ہے۔ یہ چھ۶ حروف ہیں۔ نَعَمْ (ہاں) بَلیٰ (کیوں نہیں) اِیْ (ہاں)، اَجَلْ (ہاں)، جَیرِ (ہاں)، اِنَّ (بے شک) جیسے اَجَاءَ زَیدٌ؟ جواب: نَعَمْ (ہاں)

اکتیسواں۳۱ سبق

حُروفِ تفسیر: - وہ حروف ہیں جو اجمال کی وضاحت کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ یہ دو۲ حروف ہیں۔ اَیْ (یعنی) اور اَنْ (کہ) جیسے اَلْغَضَنْفَرُ اَیِ الْاَسَدُ (غضنفر یعنی شیر) نَادَیْنَاهُ اَنْ یّٰاِبْرَاهِیْمُ (پکارا ہم نے اس کو کہ اے ابراہیم)

حُروفِ مصدریہ: - وہ حروف ہیں جو فعل کو مصدری معنیٰ میں یا جملہ کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں یہ تین حرف ہیں۔ مَا، اَنْ اور اَنَّ، جیسے عَلِمْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ (میں نے آپ کا کھڑا ہونا جانا)

حُروفِ استفہام: - وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کوئی بات دریافت کی جاتی ہے۔ یہ دس۱۰ حروف ہیں۔

اَ (کیا)، هَلْ (کیا)، مَا (کیا)، مَنْ (کون)، اَیٌّ (کونسا)، اور اس کا مؤنث اَیَّةٌ (کونسی)، مَتیٰ (کب)، اَیَّانَ (کب)، اَنّٰی (جہاں)، اَیْنَ (کہاں)

بتیسواں سبق

حروفِ تاکید:۔ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کی جاتی ہے۔ یہ دو حرف ہیں نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) اور لام تاکید (مفتوح) جیسے لَیَضْرِبَنَّ (البتہ ضرور مارے گا وہ ایک مرد) اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (بے شک زید البتہ کھڑا ہے)۔

حروف تحضیض:۔ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو کسی کام پر ابھارا جاتا ہے۔ یہ چار حرف ہیں۔ ھَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا، جیسے ھَلَّا ضَرَبْتَہٗ (آپ نے اس کو مارا کیوں نہیں؟!)۔

حروفِ ندا:۔ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ یہ پانچ حروف ہیں۔ یَا (قریب، بعید اور متوسط سب کے لئے) اَیَا، ھَیَا (بعید کے لئے)، اَیْ، ہمزۂ مفتوحہ (قریب کے لئے) جیسے یا زیدُ/ رجل (اے زید/آدمی)۔

حروف زیادت:۔ وہ حروف ہیں جن کے معنیٰ کچھ نہیں ہوتے، اُن کو کلام میں زینت کے لئے لایا جاتا ہے۔ یہ آٹھ حروف ہیں۔
اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کَ، بَ، لَ، جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا نہیں ہے) فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ (پس جب خوشخبری دینے والا آیا) باقی مثالیں حصہ دوم میں آئیں گی۔

تینتیسواں سبق

حروفِ شرط:۔ وہ حروف ہیں جو ایک بات کو دوسری بات پر معلق

کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں، جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْكَ (اگر تو مجھے مار یگا تو میں بھی ماروں گا) حرف شرطیہ ہیں اِنْ (اگر) لَوْ (اگر)، اَمَّا (رہے) مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز) وغیرہ

قاعدہ:۔ اِنْ مستقبل کے لئے ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)

قاعدہ۔ لَوْ ماضی کے لئے ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو، جیسے لَوْ تَضْرِبُ اَضْرِبُ (اگر تو مارتا تو میں بھی مارتا)

قاعدہ:۔ اَمَّا اجمال کی تفصیل کے لئے ہے، جیسے اَلنَّاسُ سَعِیْدٌ وَّ شَقِیٌّ: اَمَّا الذین سُعِدُوا فَفِی الْجَنَّةِ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ (لوگ نیک بخت اور بدبخت ہیں، رہے نیک بخت تو وہ جنت میں ہوں گے اور رہے بدبخت تو وہ دوزخ میں ہوں گے)

حروف تنبیہ:۔ وہ حروف ہیں جو مخاطب کی غفلت دور کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں تاکہ وہ بات اچھی طرح سُنے۔ یہ تین حروف ہیں

اَلَا، اَمَا، ھَا جیسے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سنو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے) اَمَا ھٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ جِدًّا (سنو! یہ کتاب بہت ہی آسان ہے)

ھَا قَدْ تَمَّ الْكِتَابُ (دیکھو! کتاب پوری ہو گئی)

آسان نحو

(دو حصے)

تالیف: حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری
استاذِ حدیث دارالعلوم دیوبند

علم نحو کی جو کتابیں اردو میں لکھی گئی ہیں ان میں عام طور پر تدریج کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے جبکہ یہ بات نہایت ضروری ہے۔ آسان نحو اسی ضرورت کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس نصاب میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ بچے کے ذہن پر بیچارگی بہت زیادہ بوجھ نہ پڑ جائے اور اس کو فنِ نحو بہت زیادہ مشکل نظر نہ آئے چنانچہ حصۂ اول میں صرف ابتدائی ضروری باتیں لی گئی ہیں اور فن کی ضروری اصطلاحات سے روشناس کرایا گیا ہے اور حصۂ دوم میں حصۂ اول کے مضامین کا اعادہ کرکے باقی ضروری مضامین درج کیے گئے ہیں اور بہت کچھ عربی کتابوں کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے اور حواشی میں اساتذہ کے لیے مفید باتیں دی گئی ہیں تاکہ اساتذہ علی وجہ البصیرت فن پڑھا سکیں۔

کتاب کی عبارت سلیس، سادہ، عام فہم، واضح اور جامع ہے مثالیں آسان اور برجستہ ہیں۔ یہ دو حصے پڑھا کر بچے کو آسانی کے ساتھ عربی علم النحو کی کتاب شروع کرائی جاسکتی ہے اور بڑے درجات کے طلبہ جن کا فن نحو کم زور ہے وہ بھی از خود ان رسائل سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اساتذۂ کرام اور اربابِ مدارس یہ آسان نصاب ضرور ملاحظہ فرمائیں اور نونہالوں کے لیے اس سے استفادہ کا موقع فراہم فرمائیں۔

آسان صرف

(تین حصّے)

تالیف: حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

علم صرف کی تعلیم عربی کے ساتھ ہی شروع ہوتی ہے۔ اس وقت بچہ میں عربی کی استعداد صفر کے درجہ میں ہوتی ہے اور علم صرف، علم نحو سے بھی زیادہ مشکل فن ہے۔ گردانوں کے متشابہات قواعد کی صعوبات تعلیلات کی بھول بھلیاں اور خاصیاتِ ابواب کی سنگلاخ وادی سے بچوں کے لیے گزرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ کچھ بچے ہمتِ مردانہ سے کام لے کر پار ہوجاتے ہیں اور زیادہ تر آبلہ پائی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اردو میں علم صرف کی جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں بھی تدریج کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے یا قواعد اشعار میں بیان کیے گئے ہیں جس کی وجہ سے کریلا اور نیم چڑھا کا مصداق ہوگئی ہیں ـــــ آسان صرف کے تین حصّے اسی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیے گئے ہیں۔ پہلے حصّہ میں بس برائے نام قواعد دے کر گردانیں یاد کرائی گئی ہیں اور ابواب کی اجمالی فہرست دی گئی ہے، حصّہ دوم میں ابواب کی صرفِ صغیر اور ہفت اقسام سے روشناس کرایا گیا ہے اور آخری حصّہ میں تعریفات، تعلیلات اور خاصیات کے بارے میں ضروری باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اساتذۂ کرام اور اربابِ مدارس یہ نصاب بھی ضرور ملاحظہ فرمائیں اور بچوں کو اس سے فیض یاب فرمائیں۔ عربی کے بڑے درجات کے طلبہ بھی جو فن میں کمزوری کا احساس رکھتے ہوں اس نصاب سے استفادہ کرکے اپنی استعداد پختہ کرسکتے ہیں۔